دار الافتاء جامعہ دار العلوم یاسین القرآن
St-18-1، 5-M سیکٹر نارتھ کراچی- فون: 021-32064664، 021-38302662

الرقم المسلسل ٥٠٥١
رقم الایصال
١٩/٦/١٤٤٥ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ عموماً عوام آپس کے گفت وشنید میں یوں کہہ دیتے ہیں۔ مثلاً کوئی کہتا ہے کہ قادیانیوں کے اس اس طرح عقائد ہیں اور شیعوں کے اس اس طرح عقائد ہیں، اور جواب میں مخاطب کہتا ہے کہ چھوڑو یار انکے اپنے نظریات ہیں، ہمیں کیا؟
اب حدیث پاک کو دیکھا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من رأى منكم منكرا فليغيره بيده، فمن لم يستطع فبلسانه، فمن لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الإيمان"۔ صورتِ مذکورہ میں ایمان کا کمزور ترین درجہ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ نیز فقہاء کرام کے ذکر کردہ ضابطہ "إن الرضاء بالكفر كفر" اس صورت کو شامل ہے یا نہیں؟ حدیثِ مذکور اور ضابطہ مذکورہ کی روشنی میں صورتِ مسئولہ واضح فرمادیں۔

مستفتی: ناصر محمود

الجواب حامداً ومصلیاً

جاننا چاہیئے کہ قادیانیوں، شیعوں اور دیگر باطل فرقوں کے باطل عقائد ونظریات کی تردید وانکار اور انکو کم از کم دِل سے برا ماننا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ جہاں تک مسئولہ صورت کا تعلق ہے کہ قادیانیوں یا شیعوں کے عقائد سننے کے بعد مخاطب کہتا ہے: "چھوڑو یار انکے اپنے نظریات ہیں، ہمیں کیا؟" تو بظاہر (جیساکہ اصول ہیکہ جب تک کسی مسلمان کی بات کو اسکے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے کسی درست اور اچھے معنی ومطلب پر محمول کیا جا سکتا ہو اس وقت تک اسکے کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائیگا) اسکا مطلب یہ ہیکہ انکے نظریات وعقائد کے بارے میں بحث ومباحثہ کا کوئی خاطر خواہ فائدہ اور نتیجہ تو نکلے گا نہیں اسلئے انکے متعلق زیادہ گفت وشنید کی ضرورت نہیں ہے۔

مخاطب کے کلام کو اس معنی پر محمول کرنے کی صورت میں یہ شبہ بھی رفع ہو جائیگا کہ وہ انکے عقائد کی تردید کم از کم دِل سے بھی نہیں کر رہا

ہے، لہذا فإن لم یستطع فبقلبہ کے مصداق سے خارج نہیں ہوگا، اور جب یہ ثابت ہوگیا کہ وہ شخص دِل میں انکے عقائد سے انکاری ہے تو اس صورت میں اسکو "إن الرضاء بالکفر کفر" کا مصداق بنا کر کافر بھی قرار نہیں دیا جائیگا۔

لما فی الهندية (۳/۵۳۳ ط: مکتبہ رشیدیہ):

من یرضی بکفر غیره فقد اختلف المشایخ فیه، وفی کتاب التخییر فی کلمات الکفر: إن رضی بکفر غیره لیعذّب علی الخلود لا یکفر، وإن رضی بکفره لیقول فی الله ما لا یلیق بصفاته یکفر، وعلیه الفتوی.

وفی الدر المختار (۶/۳۵۳، ۳۵۴ ط: مکتبہ رشیدیہ):

واعلم أنه لا یفتی بکفر مسلم أمکن حمل کلامه علی محمل حسن أو کان فی کفره خلاف، ولو کان ذلك روایة ضعیفة.

وفی الشامية (۴/۲۲۴ ط: ایچ ایم سعید):

وفی الخلاصة وغیرها: إذا کان فی المسئلة وجوه توجب التکفیر ووجه واحد یمنعه فعلی المفتی أن یمیل إلی الوجه الذی یمنع التکفیر؛ تحسیناً للظن بالمسلم. زاد فی البزازیة: إلا إذا صرّح بإرادة موجب الکفر فلا ینفعه التأویل. وفی التاتارخانیة: لا یکفر بالمحتمل؛ لأن الکفر نهایة فی العقوبة، فیستدعی نهایة فی الجنایة، ومع الاحتمال لا نهایة اهـ.

واللہ أعلم بالصواب

کتبہ برهان گل

الجواب صحیح

المفتی السید نجم الحسن

دار الافتاء

04 JAN 2024